جلد ۴۳/۸ | ۲۴ احسان ۱۳۳۳ ہش — ۲۴ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۴۸

ہند چینی کے نگران کمیشن میں پاکستان کو شریک کرنے کی تجویز کا اعادہ

جنیوا ۲۳ جون۔ برطانیہ نے پھر یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہند چینی کے نگران کمیشن میں پاکستان اور دوسرے چار ایشیائی ممالک کو شریک کیا جائے۔ آج جنیوا کانفرنس میں برطانیہ کے مندوب نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ کولمبو کانفرنس میں شریک ہونے والے پانچ ایشیائی ملکوں کو ہی نگران کمیشن کا ممبر مقرر کیا جائے۔ اور فیصلہ اکثریت سے کیا جائے۔ روس نے کہا۔ کہ اس نے جن چار ملکوں کے نام پیش کئے تھے۔ ان میں وہ انڈونیشیا کو شریک کرنے پر بھی رضامند ہو جائے گا۔ روس نے پاکستان۔ ہندستان۔ پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے نام پیش کئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کراچی ۲۰ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت میں کوئی خاص افاقہ نہیں۔ کل سر درد زیادہ ہو گیا تھا۔

۲۱ جون۔ طبیعت خراب ہے۔ بخار سا محسوس ہوتا ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

چرچل اور ایڈن آج واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں

لنڈن ۲۳ جون۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کل صدر آئزن ہاور سے بات چیت کرنے کے لئے لنڈن روانہ ہونے والے ہیں۔ آج دار العوام میں خارجی امور پر بحث کی جائیگی۔ بحث کا آغاز وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کریں گے۔ مسٹر چرچل بھی خارجہ پالیسی کے متعلق کچھ بیان دیں گے۔

بلوچستان میں امریکی گندم کی قیمت میں تینتیس فی صدی کمی کر دی گئی

کوئٹہ ۲۳ جون۔ بلوچستان میں امریکی گندم کی قیمت میں تینتیس فی صدی کمی کر دی گئی ہے۔ اب امریکی گندم کا تھوک نرخ آٹھ روپے چار آنے من ہوگا۔ اس سے پہلے اس کا نرخ بارہ روپے بارہ آنے من تھا۔ آٹے کی قیمت نو روپے دس آنے من ہوگی۔ پاکستانی آٹا تیرہ روپے پانچ آنے من کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔

ہنوئی ۲۳ جون۔ آج ہنوئی سے تیس میل شمال مغرب میں ویٹ منہ اور فرانسیسی فوجوں میں زبردست جنگ بھڑک اٹھی۔ توپوں کی گڑگڑاہٹ ہنوئی میں سنائی دے رہی ہے۔

پاکستان کی نئی درآمدی پالیسی کا اعلان دو ہفتے کے اندر اندر کر دیا جائیگا

وزیر تجارت آئندہ ہفتے پنجاب کا دورہ کریں گے

کراچی ۲۳ جون۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل علی نے کہا ہے۔ کہ خیال ہے کہ نئی درآمدی پالیسی کا اعلان اگلے مہینے کے شروع میں کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کرنے میں معقول وجوہ سے دیر ہوئی ہے۔ برآمد بڑھانے کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے وزیر تجارت نے کہا۔ کہ اگر اس سکیم کے تسلی بخش نتائج ظاہر ہوئے۔ تو اس کی میعاد بڑھا دی جائیگی۔ آپ نے کہا۔ میں آئندہ ہفتے پنجاب کا دورہ کروں گا۔ اور یہ دیکھوں گا۔ کہ جراحی کے آلات۔ کھیل کے سامان اور دوسری مصنوعات کی درآمد بڑھانے میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں۔

عالمی بنک کی تجاویز کے بارہ میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

واشنگٹن ۲۳ جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے واشنگٹن میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم کا جھگڑا طے کرانے کیلئے عالمی بنک کے افسروں نے جو موجودہ تجاویز پیش کی ہیں۔ پاکستان نے انہیں نہ قبول کیا ہے نہ مسترد۔ آپ نے کہا۔ پاکستان ان تجاویز کے بارہ میں اس وقت تک اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتا۔ جب تک صحیح طور پر یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان تجویزوں کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ اسی خیال سے پاکستان اس بات پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ ان تجاویز کا انجنیرنگ کے نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ عالمی بنک کے افسروں نے اپنی تجویزوں کے بارہ میں جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

نیویارک ۲۳ جون۔ گواٹے مالا نے سلامتی کونسل سے دوبارہ درخواست کی ہے۔ کہ وہاں کے تازہ ترین حالات پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔ اس نے شکایت کی ہے۔ کہ گواٹے مالا میں جارحانہ کارروائی بدستور جاری ہے۔ سلامتی کونسل کے امریکی صدر نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ وہ کونسل کا اجلاس فوراً طلب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

پاکستان نے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارہ کی سفارشات قبول کر لیں

کراچی ۲۳ جون۔ پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نے کہا ہے۔ کہ پاکستان نے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارہ کی یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ مزدوروں کو تنخواہ کے ساتھ چھٹیاں بھی دی جائیں۔ ڈاکٹر مالک جنیوا میں مزدوروں کے بین الاقوامی ادارہ کے سالانہ جلسہ میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے بعد کل کراچی پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کانفرنس میں جن اہم تجویزوں پر غور کیا گیا۔ اس میں مزدوروں کو تنخواہوں کے ساتھ چھٹیاں دینے کی تجویز بھی شامل تھی۔ مختلف ممالک میں مکانات کی قلت کا ذکر بھی آیا۔ اس سلسلہ میں مزدوروں کو جن مشکلات کا سامنا پڑتا ہے۔ ان کا خصوصیت سے ذکر آیا۔

پنجاب میں فراہمی گندم کی مہم بہت کامیاب

لاہور ۲۳ جون۔ پنجاب میں فراہمی گندم کی مہم میں کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ اب تک صوبہ میں ایک لاکھ دس ہزار من گندم فراہم ہو چکی ہے۔ حکومت نے کل تین لاکھ پچاس ہزار من گندم خریدنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

انڈونیشی ولندیزی یونین ختم ہونے کی امید

کراچی ۲۳ جون۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ مسٹر سونار جو جکارتا سے ہیگ جاتے ہوئے آج کراچی سے گزرے۔ انہوں نے ہوائی اڈا پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ انہیں امید ہے۔ کہ انڈونیشی اور ولندیزی یونین ختم ہو جائیگی۔ ڈاکٹر سونار جو اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر ہیگ میں سرکاری حکام سے بات چیت کرے گا۔ انہوں نے کہا۔ میری روانگی سے پہلے ملک کی بتیس سیاسی انجمنوں نے وفد کے مقاصد کی تائید کی ہے۔

پیرزادہ عبد الستار کے خلاف پروڈا کی درخواست خارج کر دی گئی

کراچی ۲۳ جون۔ گورنر سندھ نے ابتدائی تحقیقات کے بعد وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار کے خلاف پروڈا کی درخواست خارج کر دی۔ گورنر نے یہ حکم بھی دیا ہے۔ کہ پروڈا کی درخواست دینے والوں نے پانچ ہزار روپے کی جو رقم ضمانت کے طور پر جمع کرائی تھی۔ اس میں سے دو ہزار روپیہ پیرزادہ عبد الستار کو معاوضہ کے طور پر ادا کئے جائیں۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے۔ کہ مغربی بحر الکاہل کے علاقے کے دفاع میں جاپان کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز تہجد کی تاکید

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلاً قام من اللیل فصلّٰی وایقظ امرأتہٗ فصلّت وان ابت رش فی وجھھا الماء ۔ رحم اللہ امرأتہٗ فصلّت وایقظت زوجھا فصلّٰی فان ابیٰ رشت فی وجھہ الماء (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے۔ جو رات کو جاگے اور نماز پڑھے۔ اور اپنی بیوی کو بھی جگائے۔ کہ وہ نماز پڑھے۔ اور اگر وہ بیدار نہ ہو۔ تو اس کے منہ پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے۔ جو رات کو جاگے اور نماز پڑھے۔ اور اپنے خاوند کو بھی جگائے اور وہ نماز پڑھے۔ اور اگر وہ بیدار نہ ہو۔ تو اس کے منہ پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔

نوٹس داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایئر آرٹس اور سائنس (میڈیکل اور نان میڈیکل) کلاسز کا داخلہ ۲۶ رجون ۱۹۵۴ء کو شروع ہوگا۔ اور ۲۹ جون تک رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء کو چاہیئے۔ کہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ لف کرکے پیش کریں۔ پرنسپل سے روزانہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک انٹرویو کا وقت مقرر ہے۔ فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے طلباء کی تعلیمی حسن کارکردگی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (پاکستان)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ ۲۶ رجون بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ دس دن کے بعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ لیا جائے گا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ مروجہ تعلیم کے علاوہ دینیات کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل بھی ہے۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ (ربوہ) کے حصص خریدیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے:۔ "احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصص خریدنے کے لئے حضور کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جلسہ سالانہ پر حضور نے اس کے حصص خریدنے کی نہ صرف اجازت بلکہ تحریک فرمائی تھی۔"

ایک حصہ بیس روپے کا ہے۔ فی الحال اس سے درخواست کے ساتھ دو روپیہ فی حصہ اور تین روپے الاٹمنٹ کیلئے کل پانچ روپے فی حصہ ادائیگی کا مطالبہ ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص سو حصے خریدے۔ تو اسے اس وقت پانچ سو روپے ادا کرنے ہوں گے۔ باقی اقساط بھی پانچ پانچ روپے فی حصہ ہوں گی۔ جن کا بوقت ضرورت کمپنی مطالبہ کریگی۔ جلال الدین شمس انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"راتوں کو اٹھو اور دعا کرو"

"اپنے آپ کو ٹٹولو۔ اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ۔ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا۔ اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو۔ کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا۔ اور عملی طور سے دعا کرے گا۔ اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔" (ملفوظات)

تحریک جدید کے بقایادار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھیں

"تا ان کا نام فہرست انیس سالہ میں آجائے"

فرمایا:۔ (۱) "ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچہزار کے ارد گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف میں بیان ہوئی۔"

(۲) "میں پھر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو نادہند ہیں۔ اور ان کی طرف تحریک جدید کا کئی کئی سال کا بقایا ہے۔"

(۳) "پس جن دوستوں کے ذمہ گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا تحریک جدید کا چندہ واجب الادا ہے۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔" (ان کا نام بقایا کی وجہ سے انیس سالہ فہرست سے نکل نہ جائے۔ بلکہ انیس سال پورے ادا کرنے کے سبب ان کا نام فہرست میں آجائے۔ وکیل المال)

(۴) "اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تا کہ نہ تو خود گنہگار رہوں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکا لگے۔"

(۵) احباب پر یہ بات واضح رہے۔ کہ معافی لینے یا فہرست سے نام کٹوانے کی وجہ سے ان کے وہ سال خالی ہو جائیں گے۔ اور ان کا نام فہرست میں نہیں آئیگا۔ کیونکہ حضور کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ جنہوں نے متواتر انیس سال تک قربانی کی ہے ان کے نام مع سال بہ سال انیس سالہ رقم کے شائع کئے جائیں۔ پس بقایادار بقایا ادا کرنے کی جدوجہد کریں۔ ہاں جو احباب غیر معمولی اور نمایاں قربانی کرتے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان پر بقایا ہو گیا ہے۔ وہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق ادا کر لیں۔ اور جو رقم وہ ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی معافی لے لیں۔ اس طریق سے ان کا نام فہرست میں آسکتا ہے۔ مگر اس پر فوری توجہ کرکے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

شریف احمد صاحب کانڈیوال حال محلہ دار الصدر ربوہ نے بسلسلہ تعمیر مکان خود مستری محمد الدین صاحب ولد مستری محمد رمضان صاحب مرحوم ربوہ کے خلاف مبلغ تین صد آٹھ روپے کے لئے دار القضاء میں درخواست دے رکھی ہے۔ مستری محمد الدین صاحب کو بطریق معمولی اطلاع دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ان کو اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ پندرہ یوم تک اس درخواست کا جواب دفتر قضاء میں ارسال کریں۔ اور بتاریخ ۲۴ء بوقت ۷ بجے صبح پیروی کے لئے دفتر قضاء میں حاضر ہوں۔ (۲) نیز اپنے موجودہ مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ (پاکستان)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ جون بروز بدھ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مگر آج "اسلام اسلام" پکارنے والے اسلام سے عملاً برگشتہ ہیں۔ اور بانیٔ اسلام کی محبت کا دعوےٰ کرنے والے اسلام کے لئے عزت کا باعث نہیں۔ انہوں نے اس مجسمہ نور اور حسن واحسان کے کامل نمونہ کی پیروی سے منہ موڑ لیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان جو اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے دنیا کا استاد مانا جاتا تھا۔ آج زمانہ بھر میں ذلیل ورسوا ہے۔

پس آؤ اس زندہ خدا کے زندہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے رکھیں۔ تا اپنے اندر بھی احساس اقتدا نئے سرے سے پیدا ہو اور دوسروں کے سینے بھی وہ نور الہدےٰ روشن ہو۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ حسب دستور سابق مورخہ ۳۰ جون بروز بدھ اپنی اپنی جگہ سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ سوانح حیات کے ہر پہلو کو وضاحت سے بیان کریں۔ حضور اقدس کی سیرۃ پر بولنے کے لئے بچوں اور بڑوں کو سب کو موقعہ دیا جائے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۴ء

مسلم لیگ کا احیاء

پنجاب کے وزیر اعلےٰ ملک فیروز خان نون نے صوبائی لیگ کے نئے آئین کا مسودہ پیش کیا ہے۔ جو آج اخبارات میں لیگی کونسلوں اور عوام کی رائے کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ ملک صاحب کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس تجاویز کی بنیاد برطانیہ کی لیبر پارٹی کے آئین پر رکھی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلم لیگ کئی وجوہات سے مدت سے ایک خواب کے عالم میں پڑی ہوئی ہے۔ اور اس کو جگانے کے لئے کسی نہایت موثر اقدام کی ضرورت تھی۔

مسلم لیگ کی تنظیم ۱۹۰۶ء میں ہوئی تھی۔ مگر ایک عرصہ تک یہ صرف ایک بے جان ادارہ رہی ہے۔ صرف چند بڑے بڑے لوگ سال کے بعد کچھ ریزولیوشن پاس کر دیا کرتے تھے اور بس۔ مسلم عوام میں اس کو کوئی خاص رسوخ حاصل نہیں تھا۔ اس کے علی الرغم اس عرصہ میں مسلمانوں کی کئی تنظیمیں معرض وجود میں آئیں۔ شور وغوغا کیا اور ختم ہوگئیں۔ لیکن مسلم لیگ ایک ہی ڈگر پر چلتی رہی۔ بہت کم آزاد خیال مسلمان لیڈروں کو اس طرف توجہ ہوئی حقیقت یہ ہے کہ شروع شروع میں مسلم لیگ کو محض ایک سرکار پرستوں کی مجلس سمجھا جاتا تھا جس کا کام حکام وقت کی مرضی کے مطابق مسلمانان ہند کی راہنمائی تصور کیا جاتا تھا۔ جو لوگ ملک کی آزادی کے حامی تھے۔ وہ اس سے نفور تھے۔ اس کے باوجود کہ مسلم لیگ نے اس عرصہ میں مسلمانوں میں کوئی ہر دلعزیزی حاصل نہ کی۔ مگر پھر بھی یہ زندہ چلی آئی۔ تا آنکہ قائداعظم محمد علی جناح نے اس کی عنان قیادت اپنے ہاتھ میں لی۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ نصف صدی کی کشمکش کے بعد ایک طرف مسلمانوں کے کانگریس کے ساتھ تعلقات مشتبہ ہو رہے تھے۔ دوسری طرف خود مسلمانوں میں بعض گروہ ایسے پیدا ہو چکے تھے جو اکثر محض ذاتی مفادات کی خاطر کانگریس کی ظاہرا یا خفیہ اعانت کر رہے تھے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کو ایک توانا اور متقدر قیادت کی سخت ضرورت تھی جس کمی کو آخر قائداعظم نے پورا کر دیا۔

قائداعظم نے مسلم لیگ کے بے جان جسد میں اپنی فعالیت سے ایک روح پھونک دی۔ اور مسلمانوں کے تمام سیاسی اور مذہبی فرقوں کے اتحاد کے اصول پر اکثر مسلمان لیگ کے جھنڈے کے تلے جمع ہوگئے۔ اور جہاں پہلے مسلم لیگ کے جلسہ میں خاک اڑا کرتی تھی۔ وہاں اب رونق نظر آنے لگی۔

یہ حالت نہ تو مسلم لیگ کے نام کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ اور نہ صرف قائداعظم کی قیادت کی وجہ سے۔ کیونکہ مسلم لیگ ایک ربع صدی سے عالم وجود میں آنے سے لیکر اس وقت تک جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ محض ایک جسد بے جان تھی۔

مسلم لیگ کے اصول تو صحیح اور مسلمانوں کی بہبودی کے عین مطابق تھے۔ جب اس کو قائداعظم جیسا فعال لیڈر میسر ہوا۔ تو وہ ایک جامد ادارہ کی بجائے ایک متحرک اور فعال جماعت بن گئی۔ چونکہ یہ زمانہ تیز رفتاری کا متمنی تھا۔ اور مسلمانان ہند کے مسائل بے حد پیچیدہ اور درہم برہم ہو رہے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کو جتنی جلد ہوسکے حل کیا جائے۔ اس لئے مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم بھی عجلت میں ہونی لازمی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ وقتی طور پر تو لمحہ کی گرمی میں یہ اپنا کام باحسن طریق سرانجام دے سکی۔ مگر سچ یہ ہے کہ اس کی باقاعدہ جیسی کہ چاہیئے تنظیم نہ ہوسکی۔

اس وقت ہندوستان میں بطور ایک الگ قوم کے مسلمانوں کی پوزیشن کا سوال بڑا اہم تھا۔ اور محض پارٹی کی باقاعدہ تنظیم میں وقت ضائع کرنے کا متحمل نہیں تھا۔ اس لئے قائداعظم نے تمام "مسلم اقوام" کے اتحاد کے نام پر ہر مسلمان کہلانے والے کو ایک محاذ پر جمع کر لینا ہی وقت کی ضرورت کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی سمجھا۔ اور جو کوئی بھی "اتحاد" کے نام پر آگے آیا۔ اس کو قبول کر لیا۔ اور ہر خیال کے مسلمان کو متحدہ مصیبت کا احساس دلا کر اپنے ساتھ کام کرنے پر آمادہ کر لیا۔ جاگیردار غریب۔ طلبا۔ ملازم پیشہ۔ آزاد خیال اشتراکی تقریباً تمام مذہبی فرقے۔ الغرض ہر خیال اور ہر طبقہ کے مسلمان کہلانے والے مشترکہ مصیبت کے احساس سے ایک لائن میں کھڑے ہوگئے۔ اور اس اتحاد کی وجہ سے آخر قائداعظم وہ مہم سر کرنے میں کامیاب ہوگئے جس کے لئے انہوں نے اپنی تمام قوتیں صرف کر دی تھیں۔

جب پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ اور قائداعظم اپنی آخری آرام گاہ میں جا سوگئے۔ تو وہ عناصر جو ابتدا ہی سے پاکستان کے خلاف تھے یکے بعد دیگرے متحرک ہونے لگے۔ اور مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے زور لگانے لگے۔ بہت سے تو مسلم لیگ کے اندر داخل ہو کر اس کی دیواروں کو کھوکھلا کرنے اور باقی باہر سے حملہ کرنے میں مصروف ہوگئے یہاں تک کہ جس اتحاد کے اصول کی رسی نے مسلمانوں کو باندھ رکھا تھا وہ ڈھیلی پڑنے لگی۔ جس کا ایک نتیجہ تو فسادات پنجاب میں خود مسلم لیگیوں کے حصہ لینے کی صورت میں تو دوسرا نتیجہ مسلم لیگ کی مشرقی بنگال میں شکست فاش کی صورت میں ظاہر ہوا۔

بے شک مخالف عناصر نے مسلم لیگ کو ان نتائج پر پہنچانے میں بڑا کام کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود مسلم لیگ بھی ان نتائج کی اصل ذمہ دار ہے۔ کیونکہ مسلم لیگ نے یہ سمجھا کہ وہ برسراقتدار ہے۔ اس لئے نہ تو اس کو اب عوام میں اپنی ہر دلعزیزی قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ اپنے ارکان کی ذہنوں کی ایسی تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ جس سے اس کے "اصول اتحاد" کی افادیت کو محسوس کرکے اسے ایک مضبوط تنظیم بنانے کے لئے وہ دلچسپی لیں۔

یہ درست ہے کہ ملک میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں کوئی دوسری جماعت منظم نہیں ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ خود مسلم لیگ بھی ویسی منظم جماعت ہے جیسی کہ دوسرے جمہوری ممالک میں منظم پارٹیاں ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے مسلم لیگ جیسا کہ آجکل وہ ایک نہایت پراگندہ اور غیر منظم جماعت نظر آتی ہے۔ اور اگر حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ نہ ہوتی۔ تو شائد اس قدر تنظیم بھی نظر نہ آتی جس قدر نظر آ رہی ہے۔ اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ اس کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ اور اس کو واقعی واحد ہر دلعزیز جماعت بنایا جائے۔ جس کے اصول موجودہ حالات کے مطابق ہوں۔ اور جو ملک وقوم کی ترقی کے حامل ہوں۔ اس لئے ہم وزیر اعلےٰ کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جو انہوں نے صوبائی مسلم لیگ کو واقعی ایک صحیح منظم جماعت بنانے کے لئے کیا ہے ہم یہاں اس تجویز کی تفصیلات کے حسن وقبح پر اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہیئے اور انتظار کریں گے کہ کونسل اور عوام اس پر کیا اظہار رائے کرتے ہیں۔

میٹریکولیشن کا نتیجہ

امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ برآمد ہونے کے بعد بہت سے لوگ اس سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ قوم کے بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو کامیاب نہیں ہوسکی اسکا کیا بنیگا

درسِ عبرت

فاعتبروا یا اولی الابصار

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

انبیاء علیہم السلام کی آمد پر ان کے منکرین اور مکذبین کی طرف سے جس قسم کا سلوک ان سے کیا جاتا رہا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں جا بجا آتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ حضرت نوح۔ حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کی قوموں اور اسی طرح عاد اور ثمود اور قارون اور فرعون اور ہامان پر شدید قسم کے عذاب نازل کرنے کا ذکر کر کے اور ان تمام لوگوں کے حالات و واقعات بیان کر کے فرماتا ہے۔ فکلا اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۔۔۔۔ ۔۔۔ وتلک الامثال نضربھا للناس (العنکبوت)

یعنے ہم نے ان سب کو جن کا ذکر اوپر ہوا ان کے گناہ کے سبب سے پکڑ لیا۔ ان میں سے بعض تو وہ لوگ تھے۔ جن پر ہم نے پتھر برسائے۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو بڑے زور کی آواز نے آ دبایا۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے۔ جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے غرق کر دیا اور خدا تعالیٰ نے ان پر ظلم وستم نہیں کیا۔ بلکہ ان لوگوں نے (خدا تعالیٰ کے ماموروں کی تکذیب کر کے اور خدا تعالیٰ کے نشان کو جھٹلا کر) اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔۔۔۔۔۔ اور یہ مثالیں ہم انکے لئے بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ سمجھیں

ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علیٰ ما کذبوا واوذوا حتیٰ اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ

یعنے (اے رسول) تجھ سے قبل جتنے بھی رسول آئے۔ ان سب کی مخالفت وتکذیب کی گئی (اور ان کو بھی تیری طرح) دکھ دیا گیا۔ انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہماری تائید و نصرت آ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا

اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے جناب مولوی سید محمد ادریس صاحب طور دی اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں کہ

"دنیا میں کوئی ایسا پیغمبر اور مصلح نہیں ہوا جس کو لوگوں نے اذیت دینے کی کوشش نہ کی ہو۔ حضرت موسےٰؑ کو وطن مالوف چھوڑنا پڑا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ دہکتی آگ میں ڈالے گئے تھے حضرت ذکریاؑ آرے سے چیرے گئے تھے۔ حضرت عیسےٰؑ کو سولی پر لٹکانے کی کوشش کی گئی تھی: اسی طرح سرورِ کونینؐ نے حق کی آواز بلند کی۔ تو مکہ کا بچہ بچہ آپ کا جانی دشمن بن گیا۔ اللہ کے دشمنوں نے آپ کو جسمانی اور روحانی اذیتیں دینی شروع کیں۔ آپ کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ قتل کے مشورے ہوئے اور بالآخر آپ کو اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ میں پناہ لینی پڑی۔" (رسالہ حقیقت اسلام لاہور جلد ۱۹ نمبر ۴ صفحہ ۲۳)

اسی طرح جناب مولوی اشرف علی صاحب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جس قسم کا سلوک ان کے زمانہ کے لوگوں نے کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو انتقام لیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے "خطرناک نعرے" کی سرخی کے نیچے تحریر فرماتے ہیں کہ

"جب خدا کے فرستادہ بندوں (رسولوں) نے اپنی قوم اور برادران وطن کے سامنے اپنے مشن کی تشریح کی تو اس پر قوم کے سرگروہوں نے بہت کچھ ٹیڑھی ترچھی باتیں بنائیں۔ جن کے جواب میں خدا کے بھیجے ہوئے پاک نفس بندوں کو اپنی صحیح پوزیشن اور خدا کی ذات پر اپنے کامل ومکمل اعتماد کو دوہرانا پڑا۔ اس پر بھی جب ان کی سختیاں نہ رکیں۔ تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا وما لنا الا نتوکل علی اللہ وقد ھدٰنا سبلنا ولنصبرن علیٰ ما اذیتمونا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون

اور کیا وجہ ہے کہ خدا کی ذات اور اس کے وعدوں پر بھروسہ نہ کریں۔ حالانکہ اس نے بتائیں ہم کو ہماری راہیں۔ اور ہم ضرور تمہاری ایذا رسانیوں پر صبر کریں گے۔ (اس لئے ہمارا اعتماد صرف خدا کی ذات پر ہے) اور مومنوں کو خدا کی ذات پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔ (سورۂ ابراہیم)

جب قوم اور برادران وطن نے یہ عزم و ثبات دیکھا۔ تو جوش انتقام اور حمیت جاہلیہ کی آگ آخری طور پر بڑے زور سے بھڑکی اور انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ یہ باتیں ہمارے سامنے نہ بناؤ تم کس دن سے ایسی باتیں بنانے والے ہو گئے ہو۔ تمہاری اصل ونسل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ تم ہماری قومیت کا ایک جزو ہو۔ صرف اپنی خام خیالیوں کی وجہ سے ہم سے کٹ گئے۔ اور چند آدمیوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے آج تم ہمارے سامنے خدا کی ذات پر توکل کا وعظ کہتے ہو بس خاموش ہو جاؤ۔ ہماری قوت واقتدار کے سامنے تمہاری کوئی اصل نہیں۔ اب تو ہم نے تمہارے لئے صرف یہ طے کیا ہے۔

لنخرجنکم من ارضنا۔ (۲) او لتعودن فی ملتنا۔ ترجمہ (۱) یا تو ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں گے (۲) یا پھر تم کو مجبوراً ہماری ملت (دین دھرم اور تہذیب وتمدن) کے رنگ میں رنگ جانا پڑے گا۔ ان دو راہوں یعنے اخراج وطن اور تبدیل مذہب کے سوا تمہارے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قومیت ووطنیت کے غلط تقاضے کی اس نامناسب منصوبہ بندی پر ذرا غور کیجئے۔ اور ساتھ ہی اس پر بھی کہ ان تمام متکبرانہ چیلنجوں اور نعروں کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے جو فرمان ناطق بذریعہ وحی اپنے ایلچیوں کے پاس بھیجا۔ اس میں نہ ترک وطن کا حکم تھا اور نہ تبدیل مذہب کا بلکہ اس کا حاصل یہ تھا

چونکہ یہ سرزمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے خدا کی ملکیت ہے۔ اس لئے خداوند تعالیٰ کی یکتائی علو شان نیز اس کے عدل وانصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے اس باغ جہاں میں کسی کو من مانی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ لہذا جو لوگ خدا کی سرزمین پر ظلم وسرکشی کے ذریعہ تباہی وفساد پھیلانا چاہتے ہیں۔ وہ خدا اور اس کے چمن زار جہاں کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں۔ ممکن ہے اپنی صفت عفو ودرگزر کے پیش نظر کچھ دنوں ان لوگوں سے بازپرس نہ کرے۔ لیکن اگر ان کی پھیلائی ہوئی تباہی ظلم۔ جبری تبدیلی مذہب اور خدا کے چند بندوں کو صرف اس لئے کہ وہ اس کا نام سچائی سے لینے والے ہیں۔ خدا کی سرزمین سے باہر کرنے کا ارادہ کریں گے۔ یا زبردستی قومیت میں مدغم کر لینے کا دباؤ ڈالیں گے۔ تو خداوند جل وعلا کا اقتدار اعلےٰ انسانی اصولوں کی عین منشاء کے مطابق ایسے بدطینت لوگوں کو اپنی سرزمین آباد نہ رہنے دے گا۔ بلکہ ان کو تباہ وبرباد کر کے ان گھروں اور زمینوں میں ان مظلوموں کو آباد کر دے گا۔ جن کو وہ ہمیشہ ذلت وحقارت کی نظروں سے دیکھا کئے۔ اور ظلم وستم کا نشانہ بنائے رکھا۔ حتےٰ کہ خدا کی سرزمین پر خدا کا نام لینا دوبھر کر دیا۔" (رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۲۵ نمبر صفحہ ۱۱)

قارئین کرام! جناب مولوی محمد ادریس صاحب اور جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مندرجہ بالا سطور میں جس دردانگیز اور عبرت آموز رنگ میں نبیوں پر کئے گئے جور وظلم اور قدرت کے لئے ہوئے انتقام کا نقشہ کھینچا ہے اسے پڑھ کر کونسا پتھر دل انسان ہے۔ جس کے جسم کے رونگٹے کھڑے نہیں ہو جاتے۔ ایک طرف حیرانی ہوتی ہے۔ کہ الٰہی وہ کیسے لوگ تھے جو انبیاء کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے تھے۔ لیکن دوسری طرف ان لوگوں کا جو انجام ہوا اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت، اور اس کی قدرت نمائی بھی آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

دعائے مغفرت

عزیزی نذیر احمد بی۔ اے مرحوم جو ملک محمد حسین صاحب مرحوم پوسٹ ماسٹر گورداسپور کے چھوٹے صاحبزادے تھے بعمر ۲۵ سال انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حبیب بنک شاہ عالمی بازار لاہور کے انچارج تھے۔

مرحوم کا بچہ بعمر سات سال اپنے والد کی وفات کے ۲۴ دن بعد فوت ہو گیا ہے۔ احباب نذیر احمد صاحب مرحوم کی بیوہ اور اس کی والدہ اور دیگر اقربا کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے:

ملک نصیر الحق کمن آباد

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے

بورڈنگ ہاؤس کے شب و روز

رات کے اندھیرے ابھی پو پھٹنے سے پہلے متعدد طلباء بیدار ہو چکے ہیں! اور دلی ذوق و شوق سے نماز تہجد ادا کر رہے ہیں۔

صبح صادق کے طلوع ہونے پر بیدار ہونے کی لمبی گھنٹی بجتی ہے۔ طلبہ دن بھر کے تھکے ماندے گہری نیند سو رہے ہیں۔ لیکن نماز بہرحال نیند سے بہتر ہے۔ اور نماز کیلئے نیند کو قربان کرنے کی عادت ہمارے بیشتر طلباء ڈال چکے ہیں۔ ٹیوٹر صاحبان اور ذمہ وار طلباء اپنے اپنے حلقہ کے طلباء کو جگانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ طلباء نماز کے لئے بیدار ہونے لگتے ہیں۔ ضروری حاجات سے فارغ ہو کر وضو کرتے ہیں۔ سنتیں ادا کرتے ہیں۔ اور نماز اول وقت میں کھڑی ہو جاتی ہے۔ نماز کے بعد مقررہ ٹیوٹر قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ جس میں طلباء کی تربیت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ درس کے بعد ایک طالبعلم بلند آواز مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھتا ہے۔ جسے تمام طلباء مجموعی طور پر دہراتے ہیں۔ مسجد سے واپس آکر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ "ان قرآن الفجر کان مشھودا" ۔ وہ طلباء جن کو ناظرہ قرآن کریم نہیں آتا ان کو یسرنا القرآن قاعدہ علی الصبح پڑھایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے ہمراہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اس کے بعد طلباء اپنے بستر وغیرہ ترتیب سے لگا کر مدرسہ جانیکی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اتنے میں ناشتہ کی گھنٹی بجتی ہے۔ مانیٹر صاحبان پہلی گھنٹی پر انتظام کرنے کے لئے ڈائننگ ہال میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ناشتہ کر کے بستہ اٹھا کر سکول چلے جاتے ہیں۔

سکول سے فارغ ہونے کے بعد کھانا اور گرمیوں میں دوپہر کو آرام کرنا بھی ہمارے روزمرہ کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ نماز ظہر کے بعد اساتذہ کی نگرانی میں اڑھائی گھنٹہ تک مطالعہ کروایا جاتا ہے۔ طلباء اپنی اپنی جگہوں پر خاموش بیٹھ کر مطالعہ میں محو رہتے ہیں۔ اساتذہ نگرانی کرتے ہیں کہ طلباء وقت کو خاص مطالعہ میں صرف کریں۔ بعد نماز عصر کی گھنٹی ہوتی ہے۔ تمام طلباء وضو کر کے مسجد کی طرف چل دیتے ہیں۔ نماز کے معاً بعد باری باری احادیث اور حضرت مسیح موعود یا حضرت مصلح موعود کی کتب کا درس ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہمارا کھیلوں کا پروگرام شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں تقریباً تمام طلبا حصہ لیتے ہیں۔ اخبار بینی اور Indoor games کا بھی انتظام ہے۔ دس بجے رات سو جانا ضروری ہوتا ہے۔ گویا ہمارا ایک ایک منٹ مصروفیت میں گذرتا ہے۔

ہفتہ وار ادبی مجالس کے اجلاس جمعہ کی صبح کو ہوتے ہیں۔ اس صبح تقریباً آدھ گھنٹہ کے لئے صفائی کرنے کا پروگرام ہوتا ہے۔ صفائی کا ہر ہفتہ معائنہ ہوتا ہے۔ اور اس سلسلے میں انعام بھی دیا جاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ کے ماتحت وقار عمل اور جلسہ وغیرہ تقریباً ہر ہفتہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مجلس منتظمہ مجلس خوراک۔ محکمہ جات صفائی۔ آبرسانی و ہوسٹل گزٹ کی کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان کمیٹیوں اور اس طرح دیگر کمیٹیوں کے اجلاس مقررہ اوقات میں ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹیاں خالصتہً طلباء پر مشتمل ہوتی ہیں اور ان کمیٹیوں کے اجراء کا مقصد یہ ہے۔ کہ طلباء اپنا کام خود کرنے کے اہل ہو سکیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات نو واردوں کو ہماری بعض پابندیاں دوبھر معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ بجائے بوجھ محسوس کرنے کے ہوسٹل کی زندگی میں وہ ایک خاص لذت محسوس کرنے لگتے ہیں

ہوسٹل میں طبی امداد کا معقول انتظام موجود ہے۔ ہماری اپنی ڈسپنسری ہے۔ سند یافتہ ڈاکٹر ہفتہ میں دو بار بورڈنگ ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں۔ ابتدائی طبی امداد کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں ایک کمپوڈر ہر وقت موجود رہتا ہے ظاہری لحاظ سے بورڈنگ ہاؤس کی عمارت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے وسیع اور پختہ ہے پانی کا بھی معقول انتظام ہے۔ اور اب تو بجلی کی رو بھی آگئی ہے۔ گویا اس طرح انشاء اللہ ہر وہ سہولت بھی میسر آجائے گی۔ جو باہر عام طور پر میسر آجاتی ہے۔ لیکن جس چیز میں ہمارا ادارہ ممتاز ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے بورڈنگ ہاؤس کی زندگی ہمیں اسلام کا حقیقی سپاہی بننے کے لئے تیار کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم خالص احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو رہے ہیں

میں تمام بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس "کیمپ" میں اپنے بچوں کو داخل کرا کے ان کی زندگی کو بھی اسلام اور ملک کے لئے مفید بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار سجاد کریم جوئی متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اقتباسات

تکفیر کے نتائج

اخبار الاعتصام گوجرانوالہ کی ایک اطلاع ہے۔ ضلع لائل پور کی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ ثانی امرتسری ۲ جون کو نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جامع اہل حدیث سے اپنے گھر تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ دو آدمیوں ۔ اکبر علی اور امیر علی نے ان کو زدو کوب کیا، مولانا کی داڑھی پکڑ کر ان کو نیچے گرا لیا اور سر کے بال نوچنے شروع کر دیئے۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ چیخ پکار سن کر چند ایک آدمی ادھر ادھر سے جائے واردات پر پہونچ گئے اور مولانا کو حملہ آوروں کی گرفت سے آزاد کرا لیا، ورنہ معلوم نہیں وہ کیا کچھ کر گذرتے"۔

ہفتہ وار روشنی بنگلور کی دوسری اطلاع ہے "کالی کٹ (مالابار) کی ایک اطلاع ہے کہ تعصب عناد میں مبتدعین اور گمراہ افراد کی کثرت ہے۔ کچھ اللہ کے بندے وہاں اشاعت سنت میں معروف تھے، مولانا محی الدین فاضل عمری ان کی سرپرستی فرما رہے تھے۔ اس علاقہ میں بدعتی علماء نے فاضل موصوف کو سخت بدنام کر رکھا تھا، نوبت بایں جارسید کہ آپس میں جھگڑا ہو گیا، ان ہی ناتفاقیوں کے دوران میں فاضل محترم کا انتقال ہو گیا اور ان بدعتی ظالموں نے جن کے قبضہ میں مسجد اور قبرستان کا اہتمام تھا۔ ان کی لاش کو مسجد میں لانے اور قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ شہر کالی کٹ کی پولیس نے بروقت مداخلت کر کے لاش کو اپنی نگرانی میں قبرستان میں دفن کرایا ——"

یہ تو اخبار روشنی کی اطلاع ہے۔ مگر وناڈ کے نامہ نگار نے جو یہاں اطلاع بھیجی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ مرحوم کی لاش کو چھ روز تک دفن کرنے کی اجازت نہیں دی گئی آخر پولیس نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر لاش کو اپنی نگرانی میں دفن کرایا!

یہ نتیجہ ہے علماء کی تکفیر بازی اور جماعت بندی کا، دوسروں کو کافر قرار دیتے وقت ہر عالم اپنے آپ کو محفوظ سمجھ لیتا ہے، مگر نہیں جانتا کہ تکفیر کی تلوار خود اسے بھی دو نیم کر سکتی ہے۔ اور وہ دوسروں ہی کو کافر نہیں بناتا بلکہ خود بھی اس تلوار سے گھائل ہو کر کافر بنتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی کافر بنانے والے اس کے چاروں طرف موجود ہیں"۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۳ جون ۱۹۵۴ء)

پاکستان کے خلاف سازش

جب سے پاکستان بنا ہے۔ تب سے اس کے بیرونی اور اندرونی دشمن اس کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہیں۔ بیرونی دشمن یعنی کانگریسی لیڈر شپ کی پہلی کوشش جو اس منحوس مقصد کے لئے کی گئی، جموں اور کشمیر پر ہندوستان کا حملہ تھا۔ ہندوستان کشمیر کو اپنے قبضہ میں لا کر پاکستان کی شہ رگ پر قابض ہو جانا چاہتا تھا۔ لیکن اہل کشمیر اور پاکستان نے بروقت کروٹ لی۔ اور اگرچہ وہ اپنی شہ رگ کو دشمن کی گرفت سے آزاد نہ کرا سکے پھر بھی ان کی داد فریاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ دنیا اس طرف متوجہ اور بیدار ہو گئی۔ اور ہندوستان کی مزید جارحانہ کارروائی رک گئی۔

اس کے بعد پاکستان کو تباہ کرنے کی تین بڑی اندرونی سازشیں ہوئیں۔

پہلی میجر جنرل اکبر اور اس کے ساتھیوں کی سازش تھی۔ جس کا مقصد پاکستان میں حکومت وقت کا تختہ الٹ کر تشدد کے ذریعے سے ایک فوجی حکومت قائم کرنا تھا۔ اگر یہ سازش کامیاب ہو جاتی تو پاکستان میں فوجی آمریت قائم ہو جاتی۔ اور ایک نہیں تو دوسری غیر ملکی طاقت یہاں اپنا تسلط قائم کر بیٹھتی

دوسری کوشش ۱۹۵۲-۵۳ء کی وہ تحریک تھی۔ جو فخر موجودات سرور کائنات جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چلائی گئی اور جس کے چلانے والوں کا مقصد صرف مسلمانوں کے مقدس ترین اور نازک ترین جذبہ —— حب رسول —— کو اکسپلائٹ کر کے اپنی سیاسی چودھراہٹ قائم کرنا تھا۔ جیسا کہ اب متعلقہ تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ سے ثابت ہوا ہے۔ اس تحریک میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا گیا اور لوگ نو رگ لیڈر بھی نہیں جان سکے کہ ہمیں اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ اس تحریک میں خواجہ ناظم الدین کی مرکزی حکومت اور میاں ممتاز دولتانہ کی صوبائی حکومت کی پالیسی ڈھلمل اور مشکوک رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت بھی پاکستان ایک بحران میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس کی کشتی ڈوبنے لگی آخر گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور ان کے قابل مشیروں کی بروقت کارروائی نے صورت حال کو خراب ہونے سے بچایا۔ اور حالات معمول پر لائے گئے۔ دونوں حکومتیں برخاست کر دی گئیں۔

(آواز حق ۱۲ جون ۱۹۵۴ء)

تحریک صرف پنجاب اور بہاولپور تک محدود تھی اور یہاں بھی اسے ہوشمند طبقے کی حمایت حاصل نہ تھی! (مودودی صاحب)

اگر خواجہ ناظم الدین کو یقین ہو گیا تھا کہ مطالبات ناقابل قبول ہیں تو انہیں بلا تامل انہیں مسترد کر دینا چاہیئے تھا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

علماء کا رجحان

علماء کا طبقہ عالم فاضل ہوتا ہے۔ جو علم کے تمام متوالوں کی طرح نہایت مقتدر رہنے۔ لیکن تمام اہل علم کی طرح جب وہ اپنی صلاحیتوں کو کسی خاص مسئلہ کی طرف لگاتے ہیں۔ تو وہ اپنی نظر کو ایک ہی رُخ پر رکھتے ہیں۔ اور مسئلہ کے ایک ہی پہلو پر نظر رکھتے ہیں خطرے کے امکانات ہیں ماہرین کے بغیر گذارہ نہیں لیکن آپ کو عام معالج کی ضرورت ہے۔ ایسا شخص جو ان تمام علوم سے باخبر ہو۔ جن سے واقفیت ماہر کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اپنے مضمون کے علاوہ جس میں وہ ماہر ہے۔ دوسرے مضامین میں لازمی طور پر تنگ نظری کا شکار ہو جاتا ہے۔ "ملاّ ازم" یا سخت کٹر اور متعصب قسم کی عام اصطلاحات کو ہم پسند نہیں کرتے۔

ایک عام گریجوایٹ جسے اپنے مضامین کی صرف سطحی معلومات ہوتی ہیں۔ ان اصطلاحوں کو بے انتہا پسند کرتا ہے۔ اگر خود اس کی ہستی بلند و بالا ہے اسی طرح آپ علم نباتات کے ماہر پر نباتیت کا اور ہاتھوں ریبیروں۔ گھٹنوں کا علاج کرنے والے پر اس علاج کا الزام دیں۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہتے کہ علماء تنگ نظر ہیں۔ کیونکہ وہ علماء ہیں اس لئے تنگ نظر ہیں۔ کہ وہ زندگی کے صرف ایک ہی شعبے کے ماہر ہیں۔ وہ بارش کے اس لئے متمنی ہوتے ہیں کہ صرف ان کی چھوٹی سی کھیتی سرسبز ہو۔ وہ یہ نہیں جانتے۔ یا پروا نہیں کرتے۔ کہ جو کھیتی یہاں سے ۵ میل دور ہے۔ اُسے بارش برباد کر دیگی۔ دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے بے نیازی ہنسوہانے کا کیا ذکر علماء نے ہم سے بلک جھپکائے بغیر صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ انہیں پرواہ نہیں ہے۔ کہ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں پر کیا گذریگی انہیں اس سے غرض ہے۔ کہ ان کا خاص وضع کا اسلام یہاں جاری رہے۔ مثلاً "امیر شریعت" نے کہا۔ کہ بارہ ۶ کروڑ (اعداد و شمار اُن کے اپنے ہیں) کی اپنی فکر آپ کرنی ہوگی۔ شاید ان کروڑوں مسلمانوں کے لئے مولانا محمد علی کا ندھلوی سیالکوٹ کا حل قابل عمل ہو۔ کہ وہ اپنا نظریہ اور مذہبی نقطہ نگاہ وہی کر لیں۔ جو لاہور۔ دہلی ہاتھشو میں ہے۔

خواجہ ناظم الدین کا پاس علماء

ان لوگوں کے لئے جو صرف۔ یہاں کی فصل ہی کی طرف نہیں دیکھتے۔ بلکہ ان کی نگاہ میں چین اور پیرو کی کھیتیاں بھی ہیں یہ ضروری ہے۔ کہ وہ تمام متعلقہ مفادات پر نظر رکھیں۔ اور ادھر اُدھر بکھرے ہوئے مقامات کی آب پاشی سے انکار کر دیں مگر خواجہ ناظم الدین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مطالبات ناقابل قبول ہیں۔ تو انہیں چاہیئے تھا کہ وہ انہیں بلا تامل مسترد کر دیتے۔ جس چیز میں انہیں تامل تھا وہ علماء کو کھلتا تھا۔ یہ سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ کہ مطالبات کا استرداد علماء کو کھلنا کیونکر ہو سکتا ہے۔ بہرحال خواجہ ناظم الدین کو علماء کا اتنا پاس تھا۔ کہ ۲۷ فروری کو اس سے ذرا پہلے کہ راست اقدام اُن کے گھر کے دروازے تک پہنچے۔ اُنہوں نے علماء کو مستعفی ہونے کی دھمکی دی۔ اس اُمید میں کہ اگر علماء دلیل سننے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ پاکستان کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ تو وہ میرے استعفیٰ کی دھمکی ہی سے چونک پڑیں گے۔ ہمیں خواجہ ناظم الدین کے غلوِ اعتقاد پر حیرت تھی۔ شاید علماء ان کے استعفے کی پیش کش کا خیر مقدم کرتے۔ اور اسے اپنا طرۂ دستار بناتے۔ اور اسے ایسے حالات میں آئندہ حکومتوں کے خلاف بھی استعمال کرتے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ ناظم الدین کو یہ بھی خیال تھا کہ علماء عوام کے ترجمان ہیں۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کوئی مطالبہ عوامی مطالبے کی حیثیت کیونکر اختیار کرتا ہے۔ اور خواجہ ناظم الدین نے بذات خود یہ بیان کیا ہے۔ کہ مولانا مودودی راست اقدام کی تحریک سے اس لئے علیحدہ ہوئے۔ کہ وقت اس کے لئے مناسب نہیں تھا۔ دوسرے الفاظ میں مطالبات کافی حد تک عوامی نہیں تھے۔ مولانا مودودی نے اس موقع (اس عدالت میں نہیں) پر کہا تھا۔ کہ تحریک صرف پنجاب اور بہاولپور تک محدود تھی۔ اور یہاں بھی اسے ہوشمند طبقے کی حمایت حاصل نہیں تھی۔ اور عوامی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے کافی پروپیگنڈے کی ضرورت تھی۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مطالبات احرار کے تھے پھر علماء کے اگر انہیں ابتداہی میں مسترد کر دیا جاتا۔ تو حکومت کافر حکومت کہلاتی۔ لیکن بدترین الفاظ حکومت

اور خواجہ ناظم الدین کے حق میں کہے گئے تھے اور ان کا کچھ نہیں بگڑا۔ شاید سردار بہادر خان لوگوں کی تین جماعتیں متعین کرنے میں حق بجانب تھے یعنی ایک وہ لوگ تھے جو مطالبات کے صحیح ہونے میں صدق دل سے یقین رکھتے تھے کہ ایک وہ تھے جو ان سے سیاسی مفاد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور ایک وہ تھے۔ جن سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ اگر وہ مطالبات پر زیادہ سے زیادہ زور دیں گے۔ تو مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ سردار بہادر خان کا کہنا ہے۔ کہ لوگوں کی اکثریت اسی تیسرے گروہ کے ساتھ تھی۔ اگر مرکز کوئی ٹھوس پالیسی اختیار کرتا۔ تو انہیں تحریک سے فوراً الگ کیا جا سکتا تھا۔ آراء میں عموماً اختلاف ہوتا ہے۔ اور وہ عموماً واضح ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ لوگ جسے عوامی مطالبہ کہتے ہیں۔ وہ اس سے بہت دور ہے۔ جسے مقدس کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ کسی بھی اصلیت پر مبنی ہو۔ لیکن آپ اگر مقبول اخبار یا آتش بیان مقرر کی حمایت حاصل کر لیں تو آپ بہت دور چل سکتے ہیں۔ اگر مطالبہ حکومت کے خلاف ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ آپ کی بات بہتر طریقے سے سُنی جائے گی یہ صحیح ہے۔ کہ بعض لوگ حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے متعلق ان کا تصور ہنوز وہی ہے۔ جو غیر ملکی حکومت کا تھا۔ وہ اسے اس لئے اپنی کہتے ہیں۔ کہ وہ موقوفی کے خوف سے بے نیاز ہو کر دفتر سے غائب رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اچھی اور دیدہ دانستہ کی وجوہ ہیں ہم نے مقبول اخبار کا لفظ استعمال کیا ہے۔ روزنامہ زمیندار مقبول اخبار کی ایک مثال ہے۔ اور آپ کو مناسب وقت پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ کیوں مقبول ہے۔

خواجہ ناظم الدین کا طرز عمل

اس لئے صرف خالص مذہبی نقطہ نظر سے خواجہ ناظم الدین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ علماء کے ساتھ وہ اگر کج خلقی سے پیش آئے۔ تو قوم پر تباہی نازل ہو جائے گی۔ اور چونکہ ان کا یہ خیال خلوص پر مبنی تھا کہ مرکز

سے فیصلے کے لئے جو بھی اصرار کرے گا۔ وہ صرف اس لئے ایسا کرے گا۔ کہ ذمہ داری مرکز پر جا پڑے۔ اس صورت میں فوج یا پولیس نے اگر کسی شخص پر گولی چلائی۔ تو صوبائی لیڈر کہیں گے کہ ایسا مرکز کے حکم پر کیا گیا ہے۔ اور اس کا اگر یہ نتیجہ ہوا۔ کہ مرکزی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ تو صوبائی حکومت عوام سے کہے گی۔ "ہم آپ کی برابر حمایت کرتے رہے تھے" ان تلخ نتائج کا سبب دراصل یہ ہے۔ کہ ہر شخص کے دل میں یہ فطری اور خوفناک افسوس موجود تھا کہ اسے ایک ناخوشگوار کام کی ذمہ داری اپنے سر نہیں لینی چاہیئے۔ خواجہ ناظم الدین کا موقف یہ تھا۔ کہ امن و امان کے نقطۂ نظر سے صورت حال اگر بخوبی قابو میں کی جا سکتی ہے۔ تو مطالبات کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے پر اصرار غیر ضروری ہے۔ صورت حال سے اگر اس طرح نپٹا جا سکتا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اگر یہ بات واضح کر دی جاتی۔ کہ مرکز مطالبات کو منظور کرنے پر تیار نہیں ہے۔ تو "سخت فیصلے" کا صرف ایک سبب ہو سکتا تھا۔ کہ مرکز کو پریشان کیا جائے۔

میرے خیال میں اس دلیل کو خواجہ ناظم الدین کا موقف یہ تھا۔ کہ امن و امان کے نقطہ نظر سے اگر صورت حال بخوبی قابو میں کی جا سکتی ہے۔ تو مطالبات کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے پر اصرار غیر ضروری ہے۔ نیز صورت حال سے اگر اس طرح نپٹا جا سکتا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً یہ بات واضح بھی کر دی جاتی۔ کہ مرکز مطالبات کو منظور کرنے پر تیار نہیں ہے۔ تو "سخت فیصلے" کا صرف ایک سبب ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ مرکز کو پریشان کیا جائے، صرف اسی صورت میں بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ جب ہم دونوں حکومتوں کو ایک ہی کل کے اجزاء لاینفک تصور کریں جس کے اگر ایک حصے کو زخمی کیا جائے۔ تو پورے جسم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر انتخاب ایک بڑے زخم اور چھوٹے زخم کے درمیان کرنا تھا تو اس بات میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا تھا کہ بڑے زخم سے بچنا چاہیئے تھا یہ بات اس مفروضے پر مبنی

جاتی ہے کہ انتخاب صرف ایک ہی فرد کو کرنا تھا اگر مطالبات مسترد کئے جاتے تو مرکز غیر مقبول ہو جاتا۔ اور اگر امن و امان قائم رکھنے کے لئے کارروائی کی جاتی تو صوبہ (صوبائی حکومت) غیر مقبول ہو جاتا۔ لیکن دونوں صورتوں میں غیر مقبولیت کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ اول الذکر صورت میں ایک مذہبی مطالبہ مسترد کر دیا جاتا اور مذہبی تعصب کو مشتعل کرنے کی کافی گنجائش ہوتی۔ دوسری صورت میں موجودہ قانون کے تحت کارروائی کی جاتی۔ کیونکہ ملک کے ایک باشندے کی سخت توہین کی گئی تھی یا اس لئے کہ حکومت کے ایک وزیر کو گالیاں دی گئی تھیں یا اس لئے کہ عوام کو کشت و خون پر مشتعل کیا گیا تھا۔ موخر الذکر کارروائی کا قانونی جواز بھی ہوتا اور اخلاقی جواز بھی اور کسی دلیل کے بغیر اسے حق بجانب قرار دیا جا سکتا تھا۔ حالانکہ اس سے کسی حد تک اشتعال پیدا ہوتا۔ صرف ایک نقطۂ نظر سے دیکھنے سے صوبائی دائرہ عمل میں کارروائی یقینی طور پر دو خرابیوں میں سے کمتر خرابی ہوتی۔ لیکن اس سوال کو اگر دو مختلف نقطہائے نظر سے دیکھا جائے تو ہر فریق کے دل میں صرف اپنے فائدے کا خیال پیدا ہوتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی نظر لازمی طور پر عوام کی فلاح و بہبود کے بجائے خود اپنے سیاسی مستقبل پر ہے۔ مسٹر انور علی کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ مجھے مسٹر دولتانہ کو اندیشہ ہے کہ میں نے کوئی کارروائی کی اور مرکزی حکومت نے مطالبات منظور کر لئے تو ان کی پوزیشن مشکوک ہو جائے گی۔

اب یہ ضروری ہے کہ امن و امان کے پہلو کا جائزہ لیا جائے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ مرکز نے اس سلسلے میں کیا کیا تھا۔

امن و امان کے متعلق مرکز کی تشویش

مرکزی وزارت داخلہ نے بہت پہلے ۱۹۵۱ء میں (۷ ستمبر کو) احمدی احرار تنازع کے بارے میں تمام صوبائی حکومتوں کو اپنی رائے سے غیر مبہم الفاظ میں مطلع کر دیا تھا۔

"مرکزی حکومت کا خیال ہے کہ ہر فرقے یا طبقے کو اپنے مذہبی عقائد کی تبلیغ کا بجا طور پر حق حاصل ہے۔ اور اس پر کوئی غیر ضروری پابندی عائد نہیں کرنی چاہیئے اور مختلف نظریات کے حامیوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں برتنی چاہیئے لیکن مذہبی نزاعات کو معقول حدود کے اندر رہنا چاہیئے۔ اور انہیں اس حد تک نہیں پہنچنے دینا چاہیئے کہ امن عامہ کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو جائے۔ مرکزی حکومت کی رائے میں جنگجویانہ اور جارحانہ فرقہ پرستی کی سختی سے سرکوبی کرنی چاہیئے۔"

مذہبی اور فرقہ وارانہ نزاعات میں نمایاں اضافے کے پیش نظر جس کی وجہ سے بعض مقامات پر امن میں خلل اندازی ہوئی تھی ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو ان نظریات کا اعادہ کیا گیا۔

پنجاب کی کارروائی کی حمایت

خط کے آخر میں حسب ذیل جملہ لکھا گیا تھا:۔ حکومت پاکستان اس کارروائی کو بنظر اطمینان دیکھتی ہے۔ جو فرقہ وارانہ تحریک سے نپٹنے کے لئے حکومت پنجاب نے کی ہے" یہ اشارہ جون ۱۹۵۲ء میں احمدیوں اور احرار کے جلسوں کی ممانعت اور بعض اشتعال انگیز تقریریں کرنے والوں پر مقدمہ چلانے کی طرف ہے۔

چار دور

افسروں کی رہنمائی کے لئے حکومت پنجاب نے وقتاً فوقتاً جو پالیسی متعین کی تھی۔ وہ ان گشتی خطوط سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو اس سے پہلے کے حصوں میں ... مفصل طور پر دیئے جا چکے ہیں۔ فی الحال اس زمانے کو جس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں۔ چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

(۱) اپریل ۱۹۵۱ء تک دفعہ ۹۲ (الف) کے تحت سردار عبدالرب نشتر کی حکومت۔

(۲) مسٹر دولتانہ کی حکومت ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء تک جب احرار کی اس یقین دہانی پر کہ وہ امن و امان قائم رکھیں گے۔ ان جلسوں سے پابندی ہٹا لی گئی۔ اور ان کے خلاف مقدمے واپس لے لئے گئے

(۳) راست اقدام کے چیلنج تک اور چیلنج کا دور

(۴) ۶ فروری سے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء تک

ا۔ دفعہ ۹۲ (الف) کی حکومت۔ مسٹر دولتانہ نے اس دور کو ایک نمونے کے طور پر پیش کیا ہے ... احرار کی سرگرمیوں کا بنظر غائر جائزہ لینے کے لئے بھی یہ مفید ہے اس لئے اس دور کے بعض واقعات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر انور علی نے سیالکوٹ میں مولوی غلام اللہ کی ایک تقریر پر کارروائی کی رائے دی اور جنوری ۱۹۵۰ء میں دوبارہ ان تقریروں پر کارروائی کی رائے دی۔ جو ملتان میں کی گئی تھیں اور جن میں جنرل نذیر احمد اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پر احمدی کی حیثیت سے نکتہ چینی کی گئی تھی۔ چیف ایڈوائزر شیخ محمد انور اس بناء پر کارروائی کے خلاف تھے کہ اس سے مقرروں کو "مستی شہادت" حاصل ہو جائے گی۔ سردار عبدالرب نشتر نے کہا کہ "اعلیٰ ذمہ داروں کی طعن و تشنیع مذہبی عقائد کی تبلیغ" سے مختلف ہے۔ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولوی غلام محمد سرحدی نے جن سے انہوں نے گفت گو کی تھی ان کی رائے سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اسلئے گورنر نے ایڈوائزر سے کہا کہ وہ مجلس احرار کے صدر ماسٹر تاج الدین انصاری سے بات کریں۔ ایڈوائزر نے ان سے بات کی اور انہیں سمجھایا کہ تنبیہہ کی اگر کوئی پروا نہ کی گئی۔ تو حکومت سخت کارروائی پر مجبور ہو جائے گی۔

الشہاب کی دوبارہ اشاعت

اسی دوران میں ایک احرار ادارے نے پاکستان کے "آرچ بشپ" مولانا شبیر احمد عثمانی کی تصنیف "الشہاب" غالباً مصنف کی اجازت سے دوبارہ شائع کر دی۔ اس کتابچے میں لکھا گیا تھا۔ کہ کئی سال پہلے دو احمدیوں کو سنگسار کرنے میں حکومت افغانستان حق بجانب تھی۔ جون ۱۹۵۰ء میں میاں انور علی نے لکھا کہ ان "اسباب کی بناء پر جو ظاہر ہیں" کتابچے کو ممنوع قرار دینا قرین مصلحت نہیں ہے۔ چیف سکرٹری (حافظ عبدالمجید) چیف ایڈوائزر اور گورنر نے اس سے اتفاق کیا اور گورنر نے یہ بھی کہا کہ چونکہ اس سے پہلے کی تنبیہوں کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے ان سے کہہ دینا چاہیئے کہ وہ اگر اپنی سرگرمیوں سے باز نہ رہے۔ تو حکومت کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔

احرار کو غیر قانونی قرار دینے کی تجویز

مسٹر انور علی نے ۲۸ مئی ۱۹۵۰ء کو ایک اور سلسلے میں ایک اور نوٹ لکھا۔ جس میں تقسیم کے بعد احرار کی سرگرمیوں کو دہرایا گیا تھا اور مؤثر کارروائی کی سفارش کی گئی تھی۔ نوٹ میں کہا گیا تھا کہ کوئٹہ میں ایک احمدی فوجی افسر کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کے والد کو زانی کہا جاتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کو گدھا، احمق اور غدار کہہ کر انہیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے قادیان کو کشمیر سے بدل لیا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ مرزا غلام احمد اگر اس وقت نبوت کا دعویٰ کرتے تو وہ انہیں خود اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے ایک شخص واقعی مجمع سے کھڑا ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ وہ کیا چوہدری ظفر اللہ خاں کو قتل کر ڈالے اور ایک دوسرے موقع پر مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مار ڈالنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ مسٹر انور علی نے رائے دی کہ (۱) تشدد کی گرمی سے تبلیغ کی جا رہی ہے سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۳ استعمال کی جانی چاہیئے (۲) جب وزیر خارجہ کو گالی دے دی جائے۔ تو دفعہ ۱۲۴ الف استعمال کی جائے (۳) فحش تقریریں مثلاً وہ تقریر جس میں کہا گیا تھا کہ مہاتما گاندھی اور خلیفہ قادیان ایک بستر پر سوئے تھے۔ برداشت نہ کی جائیں اور (۴) احرار کو غیر قانونی قرار دینے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

"الشہاب" پر شہاب الدین کی رائے

اسی نوٹ میں انہوں نے "الشہاب" کا معاملہ پھر اٹھایا تھا انہوں نے یہ بات دہرائی کہ وزیر داخلہ (خواجہ شہاب الدین) نے ایک بار جب وہ یہاں آئے تھے یہ رائے دی تھی کہ مذکورہ کتابچے کو فوراً ضبط کر لیا جائے کیونکہ وہ تشدد کی تبلیغ کرتا ہے وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا تھا کہ احرار کے خلاف اگر ابھی کارروائی نہ کی گئی۔ تو ان کی مقبولیت کئی گنا بڑھ جائیگی اور ان کے خلاف اگر بعد میں کارروائی کی گئی تو مشکلات پیدا ہو جانے کے علاوہ ممکن ہے کہ لوگ انہیں شہید سمجھنے لگیں۔ چیف سکرٹری اور ایڈوائزر نے جو کچھ کہا اسے ہم یہاں اس کے سوا نہیں دہرانا چاہتے کہ میری رائے میں مسٹر انور علی نے (ڈی) میں صورت حال کو بہترین طور پر سمجھا گیا تھا چیف سیکرٹری نے صرف دفعہ ۲۳ کے تحت کارروائی کی منظوری دی ایڈوائزر نے دوبارہ "مستی شہادت" کی دلیل پیش کی اور گورنر نے ایڈوائزر کے نوٹ پر پسندیدگی ظاہر کی اور ۱۲ جولائی کو ماسٹر تاج الدین کو تیسری بار متنبہ کیا گیا گورنر کے نوٹ کی حسب ذیل عبارت نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے ماسٹر تاج الدین سے کہا کہ اس بات کا بجا طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ تحریک ختم نبوت سے احرار کا یہ مقصد ہے کہ وہ اپنے آپ کو مقبول بنا کر اپنے سیاسی مقاصد حاصل کریں۔ (باقی)

چین کے وزیر اعظم چو این لائی بھارت آرہے ہیں

بمبئی ۲۳ر جون:- چین کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی اس ہفتہ بھارت آرہے ہیں معاً بناءہ جمعرات کو نئی دہلی پہنچیں گے۔ ہندوستان میں وہ تین دن تک مقیم رہیں گے۔ اور وزیر اعظم نہرو سے صلاح و مشورہ کریں گے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مسٹر چو این لائی ہندوستان آرہے ہیں۔ ان کی اور پنڈت نہرو کی ملاقات کا بھی یہ پہلا موقع ہے۔ خیال ہے۔ کہ دونوں لیڈروں کے درمیان جنیوا کانفرنس اور دوسرے مسائل پر بات چیت ہوگی۔

مسٹر چو این لائی کو ہندوستان لانے کے لئے بمبئی سے ایئر انڈیا انٹرنیشنل کا ایک خصوصی طیارہ جنیوا روانہ ہو چکا ہے۔ یہ طیارہ مسٹر چو کو لے کر کل (بدھ) کو صبح جنیوا سے روانہ ہوگا اور جمعرات کی دوپہر کو نئی دہلی پہنچے گا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کو ہندوستان آنے کی دعوت وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دی تھی۔ یہ دعوت نامہ مسٹر کرشنا مینن نے جنیوا میں مسٹر چو کو دیا تھا آج جو طیارہ مسٹر چو کو لانے کے لئے جنیوا گیا ہے اس میں چینی سفارت خانہ کے ایک افسر بھی ہیں جو جنیوا سے مسٹر چو کے ہمراہ اسی طیارہ میں دہلی واپس آئیں گے۔ مسٹر چو این لائی حکومت ہند کے مہمان ہوں گے۔

یمن برطانیہ کے خلاف اقوام متحدہ سے اپیل کریگا

قاہرہ ۲۳ر جون:- یمن کے سفیر مامورِ مصر نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ یمن برطانیہ کے خلاف اقوام متحدہ سے اپیل کرے گا۔ یاد رہے کہ عدن اور یمن کی سرحد کے دیہات کے متعلق برطانیہ اور یمن میں طویل عرصہ سے اختلافات ہیں۔ اور یمن کے دیہات پر برطانوی طیارے اکثر پرواز کر کے سرحد کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ یمن کے وزیر سید ابو طالب نے بتایا۔ کہ مصری وزیر اعظم جمال عبد الناصر نے یمن کو برطانیہ کے مقابلہ میں مکمل حمایت کا تحریری یقین دلایا ہے۔

بمبئی اور کراچی کے درمیان ٹرنک ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا

بمبئی ۲۲ر جون:- شدید بارش کے باعث کل بمبئی میں پھر ٹیلیفون کے تار خراب ہو گئے۔ زیر زمین تاروں کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ بمبئی اور دہلی کے درمیان کچھ عرصہ کے لئے ٹیلیفون کی سروس معطل رہی۔ اسی طرح بمبئی اور کلکتہ، کھام گاؤں، اورنگ آباد وغیرہ نیز بمبئی اور کراچی کے درمیان ٹرنک ٹیلیفون کا سلسلہ کچھ دیر کے لئے منقطع ہو گیا۔ بعد میں تار درست کر دیئے گئے۔ آج صبح سے بھی بمبئی میں سخت بارش ہو رہی ہے۔

اُردو ایسی میٹھی رواداری اور لچکدار زبان تعصب اور تعصبانہ عمل سے نہیں مٹائی جا سکتی

علامہ کیفی کا پیام

اوری ۲۳ر جون:- پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نائب صدر انجمن ترقی اردو ہند کا یہ پیغام ۲۰ جون کو اردو کانفرنس کے آخری اجلاس میں بوقت ۹ بجے شب عوام کو سنایا گیا۔ جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ امید قوی تر ہوتی جاتی ہے۔ کہ اہل ذوق اور انتہا پسند حضرات اردو زبان اور ادب کو تنگ دل اور کم ظرف آدمیوں کے رحم پر نہیں چھوڑیں گے ایسی میٹھی رواداری اور لچکدار زبان جس کا ادب ملک کی ہر زبان کے ادب سے کامیاب مقابلہ کرتا ہے۔ تعصب اور غاصبانہ عمل سے مٹائی نہیں کی جا سکتی۔ اس کے ساتھ ہی ہم سب اردو دوستوں کا فرض ہے۔ کہ اردو کی بقاء اور اس کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اس غرض سے کبھی ہمت نہ ہاریں خواہ ناموافق صورتیں کتنی ہی زبردست ہوں۔ یوں تو ہر گھر میں مگر آپ کے صوبے میں خصوصیت سے اردو کے موافق مساعی میں ایثار اور خلوص کی ضرورت ہے۔ جو اجتہاد عمل کے دائرہ میں روح رواں ہے جب تک ہم ضبط اور دستور دیکھ کر اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔ کوئی ہم پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔

دریائے برہم پتر میں شدید طغیانی

۱۵ دیہات زیر آب

ڈبرو گڑھ ۲۳ر جون:- سیکھوا گھاٹ کے قریب دریائے برہم پتر کا پانی کناروں سے نکل کر ۱۵ دیہات میں پھیل گیا ہے۔ چائے کے چار باغوں کو نقصان پہنچا۔ اور پانچ ہزار اشخاص بے گھر ہو گئے۔ طغیانی کا سبب یہ ہے۔ کہ شمالی پہاڑیوں میں چند روز سے لگاتار بارش ہو رہی ہے۔ دریا کی سطح تقریباً ایک ہفتہ سے بلند ہو رہی تھی کل یکایک اور اونچی ہو گئی۔

بارش کا سلسلہ پہاڑیوں میں جاری ہے اندیشہ ہے۔ کہ سیلاب اور شدت اختیار کریگا اور دوسرے نشیبی علاقوں میں فصلوں اور بستیوں کو نقصانات پہنچیں گے۔

لاہور سٹی کارپوریشن کا حکومت سے تین کروڑ نو لاکھ روپے کا مطالبہ

لاہور ۲۳ر جون:- لاہور سٹی کارپوریشن نے حکومت سے اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تین کروڑ نو لاکھ روپے کی رقم مانگی ہے۔ آج ایک بیان دیتے ہوئے لاہور کارپوریشن کے میئر سید ہادی علی شاہ نے بتایا۔ کہ کارپوریشن نے محکمہ بحالیات سے دو کروڑ روپے کی اس ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے جو متروکہ جائداد کے ہاؤس ٹیکس کے سلسلہ میں اس پر واجب ہے سید ہادی علی شاہ نے ان منصوبوں کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ ۷۵ لاکھ روپے کی رقم پانی کی بہتر بہم رسانی کی سکیم پر خرچ کی جائیگی۔ ۵۰ ہزار روپے سے ڈیری فارم کھولا جائیگا۔ ۵۰ لاکھ روپے کی لاگت سے بے گھر لوگوں کیلئے مکانات بنائے جائیں گے۔ ۱۵ لاکھ روپے متعدی امراض کی روک تھام کیلئے مراکز بنانے پر خرچ کئے جائیں گے۔ اور ۵۵ لاکھ روپے کی رقم سے دیگر منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے پچپن ہزار روپے کی رقم منظور

لاہور ۲۳ر جون:- ملتان، لائلپور اور جھنگ کے اضلاع میں ژالہ باری اور سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی فوری طور پر مفت امداد بہم پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب نے پچپن ہزار روپے کی ایک رقم منظور کی ہے۔ ملتان اور لائلپور میں ژالہ باری سے نقصان رسیدہ کنبوں کی امداد کے لئے علی الترتیب پچیس ہزار روپیہ اور بیس ہزار روپیہ کی رقوم خرچ کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ جھنگ کے سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھی دس ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے شیخ عبد اللہ کو رہا کرنے سے انکار کر دیا

سری نگر ۲۳ر جون:- مقبوضہ کشمیر کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کل شیخ محمد عبد اللہ کی فوری رہائی کو محال قرار دیا۔ اور کہا کہ جب تک ملک کے مفاد کا تقاضا ہوگا۔ ان کو نظر بند رکھا جائیگا۔ اس نے الزام لگایا۔ کہ شیخ عبد اللہ کے حامیوں نے فرقہ وارانہ نقطۂ نظر اختیار کر لیا ہے۔ اور ان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے یہ باتیں جموں کے شہریوں کی ایک حالیہ اپیل پر تقریر کرتے ہوئے کہیں جس میں شیخ عبد اللہ کی رہائی کی درخواست کی گئی تھی اس نے کہا۔ کہ موجودہ حالات میں شیخ عبد اللہ کی رہائی کا مطلب ریاست میں گڑبڑ اور انتشار کو دعوت دینا ہوگا۔

لیڈر:- (بقیہ صفحہ ۳)

ان بچوں کی تباہی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ یہ امر واقعی تشویشناک ہے۔ کہ قوم کے بچوں کی بڑی تعداد کامیاب نہیں ہو سکی۔ اکثر تو ان میں سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ اور ممکن ہے۔ کام نہ ملنے کی وجہ سے آوارہ ہو جائیں اور جن کو دوبارہ امتحان دینے کی توفیق ملی۔ انہیں از سر نو تمام مضامین میں تیاری کرنا ہوگی۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ جو طلبہ کسی مضمون میں فیل ہوئے ہیں۔ آئندہ اسی مضمون میں ان کا امتحان لیا جائے۔ اور جن مضامین میں وہ پاس ہو گئے ہیں۔ ان کا امتحان دوبارہ نہ لیا جائے۔ ہمارے خیال میں یہ رائے بہت حد تک درست ہے۔ یونیورسٹی کا کام کسی طالب علم کو فیل کرنا نہیں۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے۔ کہ وہ مقررہ مضامین میں لیاقت رکھتا ہے یا نہیں جب کسی مضمون کے متعلق یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اس نے مطلوبہ لیاقت پیدا کر لی ہے۔ تو پھر دوبارہ اس میں امتحان دینے کی کوئی معنی نہیں یہ واقعی بڑی سختی ہے۔ کہ مثلاً ایک طالب علم سب مضمونوں میں پاس ہو جاتا ہے مگر صرف ایک مضمون میں فیل ہو جاتا ہے۔ تو اس کو اس ایک مضمون میں فیل ہونے کی یہ سزا دی جائے کہ وہ تمام دوسرے مضامین کا بھی پھر امتحان دے جس میں وہ پاس ہو چکا ہے۔

یونیورسٹی نے کمپارٹمنٹ کا طریقہ جاری کیا ہوا ہے۔ جس کی رو سے اگر کوئی اُمیدوار ایک مضمون میں مقررہ نمبر حاصل کرلے۔ مگر پاس مارک نہ لے سکے۔ اور باقی مضامین میں مقررہ نمبر حاصل کرلے تو اس کو صرف اس مضمون میں جس میں وہ پاس مارک نہیں لے سکا۔ امتحان دینے کی اجازت ہے۔ اور اگر وہ اس میں پاس ہو جائے۔ تو اس کو پاس کر دیا جاتا ہے۔ ہماری دانست میں یہ کافی نہیں ہے

بلکہ اس قاعدہ میں وسیع وسعت کر دینی چاہیئے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ کہ جس مضمون میں کوئی اُمیدوار پاس ہو جائے۔ اس میں ان کو پاس سمجھا جائے۔ اور صرف ان مضامین میں دوبارہ امتحان لیا جائے جن میں وہ پاس نہیں ہو سکا۔ اس طرح ہر سال فیل ہونے والے اُمیدواروں کی تعداد میں خاصی کمی کی جا سکتی ہے۔ اور قوم کا بہت سا روپیہ اور وقت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴